

5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کے نہ ملنے اور برآمدات و ترسیلات زر میں کمی کے ساتھ درآمدی ادائیگیوں میں معقول اضافے کے نتیجے میں جاری کھاتے کے خسارے میں خاصا اضافہ ہو گیا۔¹ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے درآمدی بل میں نامیہ لحاظ سے 1.2 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جس میں 995 ملین ڈالر کی نان آئل درآمدات کا حصہ زیادہ تھا (جدول 5.1)۔ تیل کی ادائیگیوں میں لگاتار گزشتہ آٹھ سہ ماہیوں سے کمی ہو رہی تھی لیکن مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ رجحان بدل گیا اور پہلے سے بڑھے ہوئے نان آئل درآمدات کے بل میں مزید اضافے کا سبب بنا۔ اس کی وجہ سے مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا سہ ماہی خسارہ بڑھ کر 2.2 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ گیا، جس سے مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کا مجموعی خسارہ بڑھ کر 3.5 ارب ڈالر ہو گیا۔²

خوش قسمتی سے خاصی رقوم (بیشتر حکومتی قرض گیری اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر مشتمل) دستیاب تھیں³ جن سے جاری کھاتے کے بلند خسارے کو پورا کرنے میں مدد ملی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی بیرونی توازن فاضل ہو گیا جبکہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 129 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر 18.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس سے اسٹیٹ بینک کو جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق کی صورت حال میں بین الیمینک منڈی میں احساسات کا مؤثر انتظام کرنے میں مدد ملی: آخر ستمبر اور آخر دسمبر 2016ء میں پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات کسی تبدیلی کے بغیر 104.6 پر رہی اور اس مدت میں اتار چڑھاؤ 104.5 اور 104.9 کے درمیان رہا۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 0.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔

¹ تاہم مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 550 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

² پورے تقابلی سال میں ایسا رجحان نمایاں رہا۔ جاری کھاتے کا خسارہ سال 2016ء میں بڑھ کر 4.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو سال 2015ء میں 2.1 ارب ڈالر تھا۔

³ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں دو مقامی کمپنیوں (ایک جزوی اور مکمل) کی دو اہم بیرونی کمپنیوں کی جانب سے تحویل کے نتیجے میں ملک کو 587.7 ملین ڈالر کی خالص رقوم حاصل ہوئیں۔ اس کے نتیجے میں سہ ماہی کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 806 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں 575 ملین ڈالر تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ						
ملین امریکی ڈالر						
پہلی ششماہی			دوسری ششماہی			
مطلق تبدیلی	م 17ء	م 16ء	مطلق تبدیلی	م 17ء	م 16ء	
-1,662	-3,527	-1,865	-948	-2,234	-1,286	جاری کھاتے کا توازن
-1,448	-10,809	-9,361	-1,098	-5,707	-4,609	تجارتی توازن
-242	10,534	10,776	64	5,527	5,463	برآمدات
1,206	21,343	20,137	1,162	11,234	10,072	درآمدات
214	4,998	4,784	578	2,649	2,071	پیٹرولیم مصنوعات (بشمول ایل این جی)
995	16,348	15,353	587	8,588	8,001	نان آئل
-456	-1,731	-1,275	94	-821	-915	خدمات کا توازن
-713	0	713	0	0	0	اتحادی سپورٹ فنڈ
-230	9,458	9,688	38	4,760	4,722	کارکنوں کی ترسیلات زر
103	1,081	978	230	806	575	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
527	744	217	798	626	-172	پاکستان میں بیرونی ترقیاتی سرمایہ کاری
500	1,000	500	1,000	1,000	0	یورپی یونین/سکوک
-1,189	1,521	2,710	-1,272	710	1,982	زرمبادلہ قرضے (خالص)
-850	102	952	-500	0	500	آئی ایم ایف
2,388	18,272	15,884	2,388	18,272	15,884	ایسٹ پیسک کے زرمبادلہ کے ذخائر (آخر مدت)
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

مجموعی درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کا اہم سبب ایندھن اور سرمایہ جاتی سازوسامان کی بھاری خریداریاں تھیں۔ یہ بات قابل فہم ہے کیونکہ پاکستان کم معاشی نمو سے بلند معاشی نمو کے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے اور توانائی اور انفراسٹرکچر کے رسدی مسائل سے نمٹنے کے لیے کوشاں ہے۔ ان حالات کے مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر مضبوط اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر پیٹرولیم کی تمام مصنوعات (خصوصاً ہائی اسپیڈ ڈیزل اور پیٹرول) کی درآمدی مقدار میں خاصی نمو ہوئی ہے (جدول 5.2)، جس سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی کی نشاندہی ہوتی ہے (باب 2)۔ اس کے ساتھ ساتھ بسوں اور بھاری کمرشل گاڑیوں کی درآمدات میں بھاری اضافہ بھی ہوا ہے۔⁴

⁴ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بسوں، ٹرکوں اور دیگر بھاری گاڑیوں (مکمل ساختہ یونٹوں اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں) کی درآمدی ادائیگیاں 186.7 فیصد (244 ملین ڈالر) کے بھاری اضافے کے ساتھ 344.1 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس طرح بھاری گاڑیوں کی درآمدات کا اس مدت کے دوران پاکستان کے درآمدی بل میں ہونے والے مجموعی اضافے میں 18.6 فیصد حصہ تھا۔ بسوں کی بلند درآمدات کا ایک جزوی سبب عوامی ٹرانسپورٹ کی بڑھتی ہوئی طلب کو پوری کرنے کی کوششیں ہو سکتی ہیں جبکہ کمرشل گاڑیوں کی خریداریاں اندرون ملک تجارتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاس ہیں (جنہیں جزوی طور پر سی پیک سے متعلق منصوبوں سے تحریک ملی ہے)۔

جدول 5.2: پیٹرولیم مصنوعات کی پاکستانی درآمدات (بیلی ششماہی)

فیصد نمو	مقدار ہزار میٹرک ٹن میں				
	م 15ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
بائی اسپنڈ ڈیزل	1,548.8	1,306.8	1,837.2	-15.6	40.6
فرنس آئل	3,210.1	3,000.2	3,733.6	-6.5	24.4
خام تیل	3,941.8	4,640.1	4,261.1	17.7	-8.2
موٹر اسپرٹ	1,300.1	2,068.7	2,526.4	59.1	22.1
دیگر	32.4	58.5	61.2	80.6	31.7
کل	10,032.2	11,074.2	12,419.5	10.4	12.1

ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل

اسی طرح، مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں فرنس آئل سے بجلی کی پیداوار بڑھنے سے ایندھن کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا۔⁵ کسٹمز کے اعداد و شمار کے مطابق درآمدات میں اضافہ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کا مرہون منت ہے (سیکشن 5.5)، جبکہ مالی سال 17ء کی

پہلی ششماہی میں بجلی کے شعبے کے معین آمدنی قرضوں میں بھی مضبوط اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (باب 3)۔⁶ ان رجحانات سے بھی ملک میں انفراسٹرکچر کی ترقی پر مبنی معاشی نمو اور توانائی کے سرگرم انتظام کے متعلق ہماری رائے کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اس سے قطع نظر بیرونی شعبے کو درپیش حقیقی چیلنج مالکاری کا ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی تک تیل کی درآمدی ادائیگیوں سے ہونے والی بچت بڑھتی ہوئی نان آئل درآمدات کے اثرات زائل کر رہی تھی اور اس سے جزوی طور پر برآمدات میں کمی کی تلافی بھی ہوئی ہے۔ بڑھتی ہوئی ترسیلات زر (مالی سال 16ء تک) سے بیرونی کھاتے کو زبرد مبادلہ کی مناسب اعانت ملی اور بالواسطہ طور پر زر مبادلہ کے ذخائر کو بھی تقویت حاصل ہوئی۔ تاہم، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اب اس اعانت میں کمی آنا شروع ہو چکی ہے۔ دسمبر 2016ء میں اوپیک اور اہم غیر اوپیک اراکین کے درمیان رسد میں کٹوتی پر سمجھوتے طے پانے کے بعد تیل کی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کے درآمدی بل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

⁵ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کی پیداوار میں ہونے والے 2,153 گیگاواٹ آور اضافے میں فرنس آئل سے 1,172 حاصل ہوا (ماخذ: نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی)۔

⁶ پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کا حصہ 38.4 فیصد (یا 816 ملین ڈالر) تھا۔ دوسری جانب، اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق اس مدت کے دوران ان درآمدی اجزاء کی درآمدات میں کمی (0.4 فیصد یا 2.1 ملین ڈالر) واقع ہوئی ہے۔ اسٹیٹ بینک اور پاکستان دفتر شماریات کے درآمدی اعداد و شمار کے درمیان موجود فرق پر بحث کے لیے دیکھیے باکس 5.1۔

درآمدی بل پر دباؤ کسی حد تک کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فروری 2017ء میں 400 سے زائد اجزاء کی درآمدات پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کر دی، جن میں سے بیشتر صارفی اجزاء ہیں۔⁷ توقع ہے کہ اس سے معاشی نمو کو بڑھانے والی اشیائے سرمایہ اور خام مال کی مالکاری کے لیے کچھ گنجائش پیدا ہو سکے گی۔⁸ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے ضوابطی اقدامات اپنی بہترین صورت میں بھی بڑھتے ہوئے درآمدی بل کو زیادہ ریلیف فراہم نہیں کر سکتے۔ بیرونی کھاتے کے وسط تا طویل مدتی استحکام کے لیے اب یہ بات پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہو چکی ہے کہ برآمدات اور بیرونی سرمایہ کاری سے زرمبادلہ کی وصولیوں میں اضافہ کیا جائے۔

جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، پاکستان کی بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل برآمدات پر کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے اثرات ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔⁹ تاہم یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں تیار ملبوسات اور بہتر کی

چادروں جیسی بلند قدر اضافی والی ٹیکسٹائل

مصنوعات کی برآمدات بڑھ چکی ہیں؛ یہ اضافہ

برآمدی مقدار میں اضافے کی بدولت ممکن ہوا

(شکل 5.1)، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اہم

برآمدی منڈیوں میں پاکستانی مصنوعات کی طلب

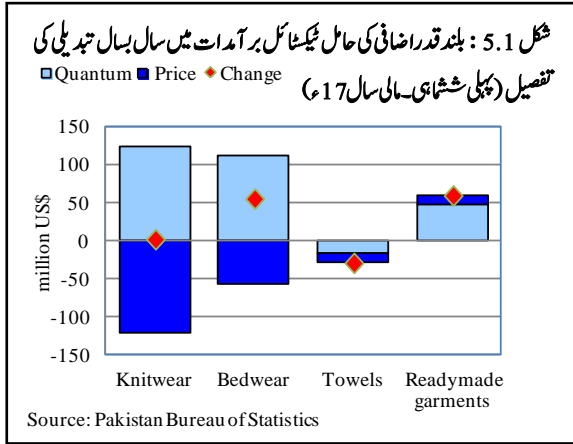
موجود ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یورپی یونین کی

ٹیکسٹائل مارکیٹ میں جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء

کے دوران بھارت اور چین جیسے اہم برآمد کنندگان

کے مقابلے میں پاکستان کے حصے میں اضافہ ہوا

ہے (سکشن 5.5)۔ مالی سال 17ء کی دوسری سہ



ماہی میں کچھ ملبوسات اور ہوم ٹیکسٹائل، اور بحری غذا، پھل اور پلاسٹک جیسے غیر روایتی اجزاء کی بڑھتی ہوئی برآمدات کے بل بوتے پر مجموعی برآمدی وصولیوں میں 1.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہو سکا۔ جس سے بالآخر 10 سہ ماہیوں تک مسلسل کمی کے سلسلے کو روکنا ممکن ہوا۔

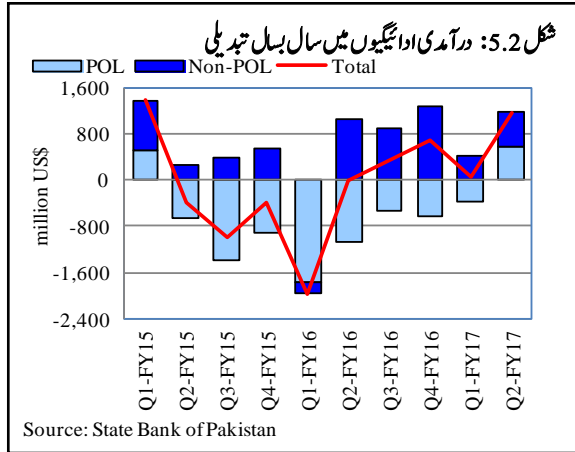
⁷ پی پی آر ڈی کے 2017ء کے سرکلر نمبر 2 کے ذریعے وہ اہم درآمدی اجزاء جن پر اپریل سے مارچ کی شرائط کا اطلاق کیا گیا ہے ان میں موٹر کاریں (مکمل ساختہ یونٹوں اور الگ الگ پوزوں کی شکل میں)، موبائل فون، سگریٹ، زیورات، کاسمیٹکس، ذاتی نگہداشت کا سامان، گھریلو برقی آلات اور اسلحہ و گولہ بارود شامل ہیں۔

⁸ آخر ستمبر اور آخر دسمبر 2016ء کے دوران ملکی زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 220 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔

⁹ مارچ 2016ء میں کم ترین سطح پر پہنچنے کے بعد کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (باب 3)۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپاس کی اوسط قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً 13 فیصد بلند تھیں (ماخذ: عالمی بینک)۔

تاہم کچھ مثبت رجحانات کا تسلسل ضروری ہے۔ اس تناظر میں ہمیں یقین ہے کہ حکومت کی جانب سے حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی ٹیکس سے اہم برآمدی شعبوں خصوصاً ٹیکسٹائل کے لیے نقد رقوم کی آمدورفت میں آسانی پیدا ہوگی۔ جہاں تک بیرونی سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کا تعلق ہے، آٹو موٹیو ڈویلپمنٹ پالیسی 2016ء تا 2021ء سے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں: اس ضمن میں متعدد غیر ملکی کارساز اداروں نے پاکستانی منڈی میں داخل ہونے اور بڑے مقامی اداروں کے ساتھ مشترکہ منصوبوں پر کام کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ لہذا دیگر شعبہ جاتی صنعتی پالیسیاں (مثلاً زرعی کاروبار، بشمول گوشت اور ڈیری، آلات جراحی وغیرہ جیسی صنعتوں سے وابستہ ایس ایم ایز کے لیے) بھی وضع کی جاسکتی ہیں تاکہ غیر روایتی مصنوعات کے برآمدی امکانات سے مکمل استفادے کے ساتھ ساتھ انہیں بیرونی سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش بنایا جاسکے۔

مختصر یہ کہ گذشتہ تین برسوں میں حاصل ہونے والے بیرونی شعبے کے استحکام کو برقرار رکھنے کا دارومدار ملک میں خاطر خواہ زرمبادلہ آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت پر ہوگا تاکہ معاشی نمو کے نتیجے میں بڑھنے والے درآمدی بل کی مالکاری ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے برآمدات اور بیرونی سرمایہ کاری کے حالیہ مثبت رجحانات کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے اور جہاں ضرورت ہو وہاں پالیسی اعانت فراہم کی جائے۔ فی الوقت اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر (آخر دسمبر 2016ء تک) ملک کے تخمین شدہ سامان تجارت کی پانچ مہینوں تک کی درآمدات کی مالکاری کے لیے کافی ہیں۔



5.2 جاری کھاتہ: تیل کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں

سے تجارتی خسارہ بڑھ گیا

پہلی سہ ماہی مالی سال 15ء تا پہلی سہ ماہی مالی سال 17ء کے تین برسوں میں تیل کی ملکی ادائیگیوں میں مجموعی طور پر 7.3 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔

اس کا سبب تیل کی قیمتوں میں ڈرامائی کمی تھی

کیونکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں

اس مدت کے دوران اضافہ ہوتا رہا ہے (جدول

5.2)۔ اس سے ملک کو بیرونی کھاتے پر دباؤ ڈالے بغیر بڑھتی ہوئی نان آئل درآمدات (بشمول بجلی کی پیداوار اور سی پیک منصوبوں کے لیے تعمیرات سے متعلق مشینری) کی مالکاری کا موقع ملا (شکل 5.2)۔

لیکن مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال بنیادوں پر تیل کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں کے باعث مجموعی درآمدی بل 11.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 11.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ ایسا مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد دیکھنے میں آیا ہے۔ اگرچہ برآمدات میں کئی برسوں سے جاری کمی کا رجحان تبدیل ہو گیا اور ان میں 1.2 فیصد (5.5 ارب ڈالر) اضافہ ہوا تاہم یہ اضافہ درآمدی بل میں اضافے کی تلافی کے لیے ناکافی تھا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ 23.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 5.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو کسی سہ ماہی میں تجارتی فرق کی دوسری بلند ترین سطح ہے۔¹⁰ اس سے نصف سال کا تجارتی خسارہ 10.8 ارب ڈالر (جوامالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 9.4 ارب ڈالر تھا) جبکہ جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر تقریباً 3.5 ارب ڈالر ہو گیا۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کو منہا کرنے کے بعد خدمات کے کھاتے میں بہتری دیکھی گئی، جو خوش آئند ہے۔¹¹ زیادہ تحریک ٹیلی کام خدمات سے ملی، جس کی برآمدات اس مدت کے دوران 59.4 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 255 ملین ڈالر ہو گئیں۔ تیل اور گیس کی فرموں کی جانب سے منافع کی کم واپسی کی بدولت بنیادی آمدنی کھاتے کی صورت حال میں بھی بہتری آگئی۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کا رجحان رہا اور اس کی رقوم 2.4 فیصد کمی کے ساتھ 9.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔ اب تک تمام اہم راہداریوں (جیسے خلیج، امریکہ اور برطانیہ) سے کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم یہ کمی پہلی سہ ماہی تک مرکوز تھی کیونکہ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران رقوم کی آمد میں 0.8 فیصد کی معمولی نمو ہوئی۔

5.3 مالی کھاتہ: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور کمرشل قرض گیری میں اضافہ

بیرونی سرمایہ کاری رقوم (سرمکاری ونجی دونوں) میں اضافے اور دوطرفہ وکثیر فریقی فنڈنگ کے تسلسل سے مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق کی مالکاری کی گئی۔ اس میں بیشتر سرگرمی دوسری سہ ماہی میں ہوئی جس میں اسٹیٹ بینک

¹⁰ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند ترین تجارتی خسارہ (6.1 ارب ڈالر) ریکارڈ کیا گیا۔ تیل کی ادائیگیوں میں کمی کے باوجود دیگر غذائی اجزاء (جیسے سیلاب سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کے باعث دالیں اور روغنی بیج)، لوہا اور فولاد اور ٹیلی کام سازوسامان (کیونکہ فرموں نے تھری / فور جی لائسنسوں کے اجراء کے بعد اپنے انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کیا تھا) کی بلند درآمد مجموعی درآمدات کو بڑھانے کا سبب بنی۔

¹¹ اتحادی سپورٹ فنڈ کو منہا کرنے کے بعد مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے کھاتے کا خسارہ کم ہو کر 279 ملین ڈالر رہ گیا۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں ملک کو اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 713 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے لیکن مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس مدد میں کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔

کو زرمبادلہ کی اہم وصولیاں ان ذرائع سے حاصل ہوئیں: (i) 1.0 ارب ڈالر کے صکوک (ii) چین سے 382.2 ملین ڈالر کے قرضے؛ اور (iii) ایشیائی ترقیاتی بینک کی 333.4 ملین ڈالر کی فنڈنگ۔¹² اس سے مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں خام سرکاری مالی رقوم کی آمد 4.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جو پورے مالی سال کے لیے 7.8 ارب ڈالر کے میزانی تخمینے کا تقریباً 52.6 فیصد بنتی ہے۔¹³

ان سرکاری رقوم کے علاوہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو دو اہم کارپوریٹ اداروں کی تحویل / جزوی حصے کی فروخت کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچنے سے بھی فائدہ ہوا؛ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں 806 ملین ڈالر کی خالص بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں ان کا مجموعی حصہ 587.7 ملین ڈالر تھا۔¹⁴ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن کو برقرار رکھنے میں ان رقوم نے کلیدی کردار ادا کیا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری: بالآخر پاکستان کو انضمام و تحویل کی عالمی سرگرمیوں سے فائدہ پہنچ گیا

عالمی سطح پر بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والے حالیہ اضافے میں انضمام و تحویل کے سودوں کو سہقت حاصل رہی ہے جبکہ کاروبار میں توسیع کے لیے مجموعی سرمایہ کاریوں میں سست رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے۔¹⁵ تاہم قبل ازیں بظاہر پاکستان کو اس رجحان سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ سکا تھا۔

تاہم مالی سال 17ء کے دوران یہ صورت حال تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ انضمام و تحویل کے کئی سمجھوتے طے پا چکے (اور مزید کا اعلان کر دیا گیا ہے) ہیں، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ پیشہ ورانہ لحاظ سے مستحکم اور اختراع کی حامل پاکستانی فرمیں اب ان بیرونی سرمایہ

¹² مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے لیے چین اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضوں کی تقسیم کے اعداد و شمار اور واپسی کا خالص اقتصادی امور ڈویژن کے اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔

¹³ مالی سال 17ء کے میزانی تخمینوں کے مطابق حکومت یورو بانڈ اور صکوک سے 1.75 ارب ڈالر اور کمرشل قرضوں سے 2.0 ارب ڈالر جمع کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے 1.0 ارب ڈالر کے صکوک جاری کیے اور خام کمرشل قرضوں کی مد میں 900 ملین ڈالر جمع ہوئے۔¹⁴ ملک کو ایک ترک فرم کی جانب سے پاکستانی برقی آلات کی ایک نجی کمپنی کی تحویل سے نومبر 2016ء میں 127.7 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ دسمبر میں غذائی شعبے سے وابستہ ایک بڑی ڈیجیٹل کمپنی نے 458 ملین ڈالر میں پاکستانی فوڈ پروسیسنگ کمپنی کے اکثریتی حصے کی خریداری کا عمل مکمل کر لیا۔

¹⁵ مثلاً، 2015ء میں عالمی سطح پر سرحد پار انضمام و تحویل کے سمجھوتے 66.9 فیصد اضافے کے ساتھ 721 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس کے مقابلے میں پیداواری گنجائش میں اضافے کے لیے اعلان کردہ سرمایہ کاریوں کے منصوبے 8.0 فیصد کی معمولی نمو کے ساتھ 766 ارب ڈالر کی سطح پر تھے (ماخذ: عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2016، تجارت و ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس)۔

کاروں کی نظر میں آچکی ہیں جو 194 ملین افراد کی مضبوط منڈی میں اپنے قدم جمانے کے خواہش مند ہیں۔^{17,16} زیادہ اہم بات یہ ہے کہ چین کے علاوہ دیگر ممالک سے بیرونی سرمایہ کاری بھی پاکستان کا رخ کر رہی ہے، جس سے ملک کی معاشی نمو کے امکانات کے متعلق سرمایہ کاروں کی مثبت رائے کی عکاسی ہوتی ہے۔

چین کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری صرف بجلی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں تک ہی محدود نہیں: چین کی فرمیں مختلف صنعتوں میں سمجھوتے کر چکی ہیں یا پھر اس عمل سے گز رہی ہیں۔ جن صنعتوں میں سرمایہ کاری آرہی ہے ان میں مالی خدمات (پاکستان اسٹاک ایکسچینج)، شیشہ سازی اور پیکجنگ میٹریل وغیرہ شامل ہیں۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ وسط تا طویل مدتی تناظر میں انضمام و تحویل کے ان سمجھوتوں کے مثبت اثرات محض زرمبادلہ کی آمد تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اس کے نتیجے میں کارپوریٹ پیداواریت اور کارکردگی، ہنر اور ٹیکنالوجی کی منتقلی، اختراعی مصنوعات متعارف کرانے اور قابل برآمد مصنوعات کی نئی منڈیوں تک رسائی میں مدد ملے گی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان سمجھوتوں سے خواہش مند پاکستانی صنعت کاروں کو سخت مسابقت کی حامل عالمی قدری زنجیر میں قدم رکھنے کے مواقع حاصل ہوں گے۔ تاہم ایسا اسی صورت میں ممکن ہو گا کہ بیرونی کمپنیاں ملک کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کی کوششوں کے بجائے معیشت کے برآمدی شعبوں میں سرمایہ کاری کریں۔¹⁸

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی اور الیکٹرونکس کمپنیوں کے حصے کی فروخت کی مدد سے ملک میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 10.4 فیصد اضافے کے ساتھ 1.1 ارب ڈالر ہو گئی۔¹⁹ تحویل کی آمدنی کو منہا کیا جائے تو سال کی پہلی ششماہی کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 49.7 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ چین سے رقوم کی آمد 54.0 فیصد کمی کے بعد 204 ملین ڈالر رہ گئی؛ اس کے ساتھ بجلی کے شعبے میں آنے والی بیرونی سرمایہ کاری میں 53.8 فیصد کمی واقع ہوئی (جس کی مالیت تقریباً 211 ملین ڈالر تھی)۔ موجودہ مالی سال میں اب تک چینی سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی کسی حد تک حیران کن ہے کیونکہ اس سے ملک میں جاری سی پیک سے متعلق نمایاں اور اہم سرگرمیوں کی وسعت کی درست عکاسی نہیں ہوتی، خصوصاً بجلی کے شعبے میں (باکس 5.1)۔

¹⁶ فوڈ پروسیسنگ اور الیکٹرونکس کے شعبوں میں ہونے والے تحویل کے دو سمجھوتے مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں پایہ تکمیل کو پہنچے تھے، ان کے علاوہ انضمام و تحویل کی سرگرمی بجلی، گاڑیوں اور دواسازی کی صنعتوں میں بھی نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

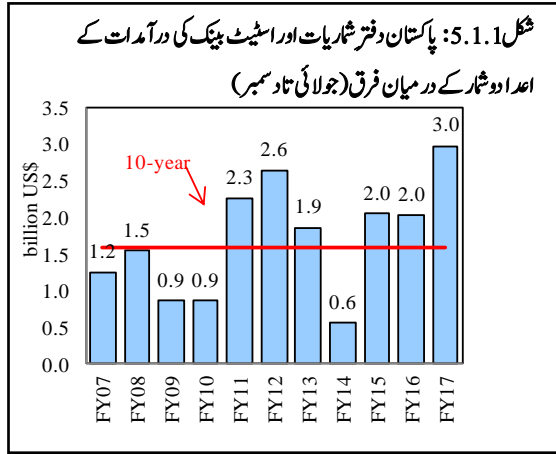
¹⁷ اقتصادی سروے پاکستان برائے 2015-16ء (شمار پاتی ضمیمہ، جدول 1.1) میں پاکستان کی آبادی کا تخمینہ 193.6 ملین لگایا گیا ہے۔

¹⁸ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ برائے 2014-15ء میں خصوصی سیکشن بعنوان، 'پاکستان کی برآمدات کیوں منجمد ہوئیں؟'۔

¹⁹ یہاں پر اس بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ نو سرمایہ کاری آمدنی کو منہا کرنے کے بعد مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 62.2 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔

بکس 5.1: سی پیک درآمدات کی مالکاری: اعداد و شمار میں فرق کے مسئلے کا حل

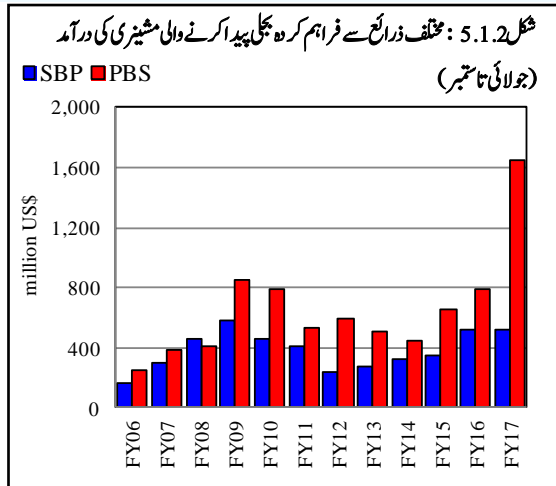
پاکستان میں اشیاء کی درآمدات کے متعلق اعداد و شمار کو دو مختلف حکومتی ادارے مرتب کرتے ہیں۔ ایک پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) ہے جو کسٹم حکام کے رپورٹ کردہ اعداد و شمار (جو اس وقت درآمدات کو درج کرتا ہے جب اشیاء مادی طور پر ملک کی سرحد میں داخل ہوتی ہیں) کو مرتب کرتا ہے۔ دوسرا ادارہ اسٹیٹ بینک ہے جو کمرشل بینکوں سے اس



وقت اعداد و شمار حاصل کرتا ہے جب درآمد کنندگان ایل سیز پر ادائیگیاں کرتے ہیں۔ کئی عوامل (جیسے مؤخر ادائیگیوں پر درآمدات، فریٹ اور بیمہ وغیرہ) کی وجہ سے ڈیٹا کے دونوں مجموعوں میں فطری طور پر فرق پایا جاتا ہے۔ مثلاً، مؤخر ادائیگیوں کا نتیجہ کسٹمز کی جانب سے درآمدات کے اندراج اور ان کی اسٹیٹ بینک کو رپورٹنگ کے درمیان تاخیر کی صورت میں نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس میں سونے اور گاڑیوں (سیکچر اسکیم کے تحت) جیسے بعض اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں جن کی ادائیگی کا بوجھ بین البینک منڈی کو نہیں اٹھانا پڑتا۔

عموماً، پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے کسی بھی مدت کے لیے ریکارڈ کیے گئے درآمدی اعداد و شمار اسٹیٹ بینک کے دستیاب ڈیٹا کے مقابلے میں بلند ہوتے ہیں: دونوں ڈیٹا کے درمیان دس سالہ اوسط

فرق 1.6 ارب ڈالر (جولائی تا دسمبر کے لیے) ہے۔ تاہم، مالی سال 15ء سے اس فرق میں خاصا اضافہ ہوا ہے اور جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء میں یہ 3.0 ارب ڈالر کی غیر معمولی سطح تک پہنچ گیا (شکل 5.1.1)۔



اس فرق کے ایک بڑے حصے کا سبب بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں اضافہ ہے، جس کا ریکارڈ کسٹمز رکھتا ہے لیکن یہ اسٹیٹ بینک کے پاس دستیاب درآمدی مالکاری کے اعداد و شمار میں مکمل طور پر نظر نہیں آتا (شکل 5.1.2)۔ بجلی کی پیداواری مشینری کے درآمدی ڈیٹا کے فرق میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں بھی ڈرامائی اضافہ دیکھنے میں آیا اور یہ بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ دس برسوں میں اس کی اوسط صرف 193 ملین ڈالر رہی تھی۔ چونکہ ملک میں بجلی کے شعبے میں پیشتر سرگرمیاں سی پیک کے تحت انجام دی جا رہی ہیں، اس لیے اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ درآمدی اعداد و شمار کے دو مجموعوں کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کا تعلق چین پاکستان اقتصادی راہداری سمجھوتے سے ہے (جس پر اپریل 2014ء میں دستخط کیے گئے تھے)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک عام طور پر درآمد کنندگان کی جانب سے ایل سیز کی ادائیگیوں کے بعد اسٹیٹ بینک کو درآمدی مالکاری کے اعداد و شمار مہیا کرتے ہیں۔ تاہم گزشتہ ڈھائی برسوں میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات کا معاملہ مختلف ہے؛ کمرشل بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو ایل سی کی سطح پر جتنی اعداد و شمار میں اس نوع کی درآمدات میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ چنانچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مشینری کی درآمدات کے بڑے حصے کی مالکاری پاکستانی بینکاری ذریعے سے باہر کی جارہی ہے۔ اس خیال کو بین الینک منڈی پر کسی بڑے دباؤ کی عدم موجودگی سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے (جس کا ہونا تقریباً یقینی تھا، اگر پاکستان دفتر شاریات کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران ملک کے درآمدی بل میں مزید 3.0 ارب ڈالر کا اضافہ ہو جاتا، مالکاری رقوم میں اتنے ہی اضافے کے بغیر)۔

اس فرق سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملک میں سرمایہ جاتی ساز و سامان کی درآمدات، چین سے ایف ڈی آئی اور قرضوں کی ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار میں مکمل طور پر عکاسی نہیں کی جارہی ہے۔

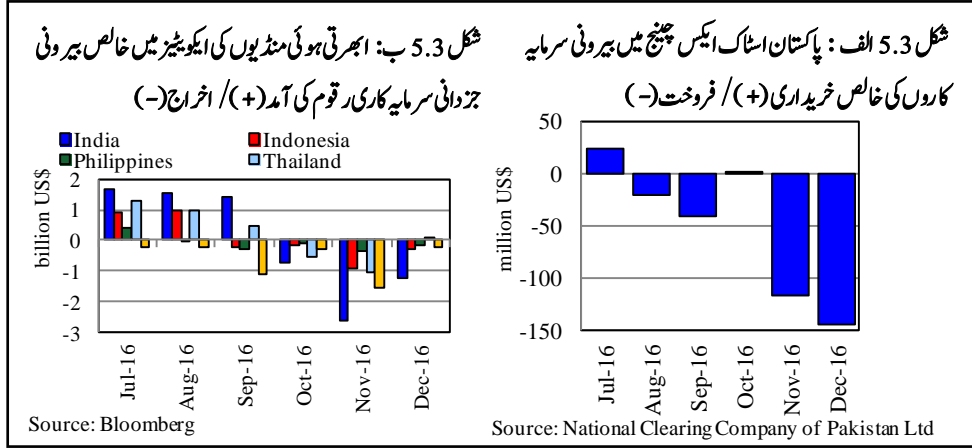
اسٹیٹ بینک نے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ملک میں کمرشل بینکوں کے پاس کارپوریٹ اداروں کے زرمبادلہ کھاتوں سے متعلق رپورٹنگ کی شرائط میں اضافہ کر دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ای پی ڈی سرکلر نمبر 14 (7 دسمبر 2016ء کو جاری کردہ) کے ذریعے تمام کمرشل بینکوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ واضح طور پر درج کریں کہ آیا ان کے پاس خصوصی زرمبادلہ کھاتہ رکھنے والا ہر منصوبہ / کمپنی سی پیک کا حصہ ہے یا نہیں۔ بینکوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ان کھاتوں میں ہونے والے زرمبادلہ کے ہر سودے (جیسے درآمدی ادائیگیاں، قرضوں کی تقسیم اور واپسی، منافع منقسمہ کی بیرون ملک واپسی، بیرونی سرمایہ کاری کی بے سرمایہ کاری اور بونس حصص وغیرہ کا اجرا) کی نوعیت کو واضح طور پر درج کریں۔ اس سے یہ واضح کرنے میں مدد ملے گی کہ آیا سی پیک سے متعلق سرمایہ جاتی درآمدات کی مالکاری قرضوں (کمرشل اور / یا بیرونی اسپانسرز) اور ایکویٹی سرمایہ کاری (نقد یا کس قسم کی) کی شکل میں آ رہی ہے۔

اسٹیٹ بینک سی پیک سے متعلق درآمدی مالکاری کے اعداد و شمار کو چین سے ملنے والے قرضوں اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم کو بروقت اپڈیٹ کرنے کے لیے دیگر حکومتی محکموں (بشمول وزارت خزانہ، منصوبہ بندی کمیشن اور بورڈ آف انویسٹمنٹ) کے ساتھ بھی تعاون کر رہا ہے۔ ایسا ہونے سے ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار پر مستقبل میں نظر ثانی کے بعد خاصا اضافہ ممکن ہے۔ اگرچہ اس سے تجارتی و جاری کھاتے کے خسارے بڑھ (برآمدات کی بلند سطح کے باعث) سکتے ہیں تاہم اگر حالات جوں کے توں رہے تو مالی کھاتے کے قرضوں اور / یا بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مساوی اضافے سے اس کی صورت حال میں بہتری آجائے گی اور اس مدت میں ملک کے ذخائر کی پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری: سرکاری رقوم کی آمد نے بیرونی افراد کی جانب سے ایکویٹی کی فروخت کی تلافی کردی

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 745 ملین ڈالر کے ساتھ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں سرکاری رقوم کو بلا دستی حاصل رہی۔ زیادہ تر یک اکتوبر 2016ء میں حکومت کی جانب سے 1.0 ارب ڈالر مالیت کے صکوک کے اجرا سے ملی۔ اس نے مقامی ایکویٹی منڈی سے سرمایہ جاتی رقوم کے اخراج کی تلافی کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا؛ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں اس رجحان میں تیزی دیکھی گئی (شکل 5.3 الف)۔ بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے ایکویٹی کی فروخت خارجی عوامل کی مرہون منت معلوم ہوتی ہے جس نے کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں پر یکساں اثرات مرتب کیے ہیں (شکل 5.3 ب)۔

امریکی مرکزی بینک فیڈرل ریزرو کی جانب سے 12 مہینوں میں دوسری بار شرح سود میں اضافے کی توقعات کے پیش نظر بیرونی فنڈز نے بظاہر ستمبر 2016ء سے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی ایکویٹی کی فروخت شروع کر دی ہے۔ لیکن نومبر 2016ء کے اوائل میں ہونے



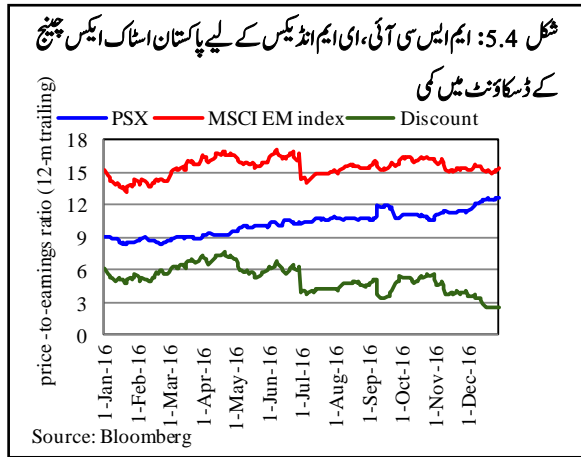
والے امریکی صدارتی انتخابات کے نتائج کے باعث فیڈرل ریزرو کی جانب سے فیڈرل فنڈز کی شرح (دسمبر میں) میں اضافے سے قبل ہی فروخت کے عمل میں تیزی آگئی تھی۔ بین الاقوامی فنڈز نے مستقبل میں امریکہ میں مہنگائی میں اضافے کو پیش نظر رکھنا شروع کر دیا تھا (کیونکہ نئی انتظامیہ نے ضوابطی ماحول میں نرمی، کارپوریٹ ٹیکسوں میں خاصی کٹوتی اور انفراسٹرکچر اخراجات میں اضافے کا وعدہ کیا تھا)؛ اس کے پیچھے یہ سوچ کارفرما تھی کہ مذکورہ اقدامات کے نتیجے میں قیمتیں بڑھ جائیں گی اور بالآخر مرکزی بینک کی زری پالیسی کو مزید سخت کرنے کا سبب بنیں گی۔ اس صورت حال نے سرمایہ کاروں کو محفوظ پناہ گاہوں (خصوصاً امریکی ٹریژری بلز اور سونا) اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے پرخطر اثاثوں دونوں کو ترک کرنے کی ترغیب دی؛²⁰ اور انہوں نے ڈی ریگولیشن اور انفراسٹرکچر کی ترقی جیسے تصورات پر انحصار کرتے ہوئے امریکی ایکویٹی میں سرمایہ لگانا شروع کر دیا۔²¹

²⁰ دراصل، 10 سالہ پوائس ٹریڈری کی پانچویں نمبر 7 نومبر کے 1.83 فیصد سے بڑھ کر آخر دسمبر 2016ء تک 2.44 فیصد تک پہنچ گئیں (ماخذ: بلومبرگ) کیونکہ سرمایہ کار طویل مدتی بانڈز پر بلند پریمیم کا تقاضا کر رہے تھے تاکہ امریکہ میں مستقبل میں مہنگائی بڑھنے کے باعث ان کی قدر میں کمی کا اثر زائل کیا جاسکے۔ چونکہ 10 سالہ پوائس ٹریڈری کی یافت کا شمار ان نشانیوں میں ہوتا ہے جنہیں عالمی سطح پر طویل مدتی معین آمدنی تمسکات کی قیمتوں کا تعین کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے نرخوں میں مسلسل اضافہ پاکستان جیسی ابھرتی منڈیوں کو متاثر کر سکتا ہے، جو بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں ڈالر پر مبنی ریاستی بانڈز جاری کرنے پر غور کر رہے ہیں۔

²¹ 7 نومبر تا 31 دسمبر 2016ء کے دوران ڈاؤ جونز کی صنعتی اوسط 8.2 فیصد اضافے کے ساتھ 19,762.6 پوائنٹس (20 دسمبر کو 19,974.6 پوائنٹس کی تاریخ کی بلند ترین سطح تک پہنچنے کے بعد) ہو گئی، جبکہ وسیع تر ایس اینڈ پی 5.0 فیصد بڑھ کر 2,283.8 پوائنٹس تک پہنچ گیا (ماخذ: بلومبرگ)۔ اگرچہ منڈی میں تیزی وسیع البینا د تھی تاہم مالی خدمات کی فرموں کے اسٹاکس نے کافی اچھی کارکردگی دکھائی (ان توقعات پر کہ نئی انتظامیہ مالی شعبے کی ڈوڈ فریک اصلاحات میں خاصی نرمی کرے گی جس سے صنعتوں کا منافع بڑھ جائے گا)۔

دنیا بھر میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کو سرمائے کے اخراج کا سامنا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران مقامی ادارہ جاتی اور خردہ سرمایہ کاروں نے پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں بھرپور خریداری کرتے ہوئے بیرونی سرمایہ کاروں کی فروخت کردہ ایکویٹی کو باسانی جذب کر لیا۔ اس کے نتیجے میں 2016ء میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا 100 انڈیکس دنیا کی پانچ سرفہرست ایکویٹی منڈیوں میں شامل ہو گیا تھا اور سال کے دوران 45.7 فیصد کا بھاری منافع دیا گیا۔

تاہم اس کے نتیجے میں انڈیکس کی قدر پیمائی بیرونی فنڈز کی پاکستانی اسٹاکس میں بھاری سرمایہ کاری میں رکاوٹ بن سکتی ہے کیونکہ بیرونی سرمایہ کار ایم ایس سی آئی، ای ایم انڈیکس کے مقابلے میں پی ایس ایکس کے قیمت و آمدنی کے بھاری ڈسکاؤنٹ کے سبب متوجہ ہوئے تھے (شکل 5.4)۔²²



5.4 شرح مبادلہ

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے برعکس مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں استحکام دیکھا گیا۔ درحقیقت اس کی قدر میں 0.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس کی قدر 2.8 فیصد کم ہوئی تھی۔ جاپانی ین کے مقابلے میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی

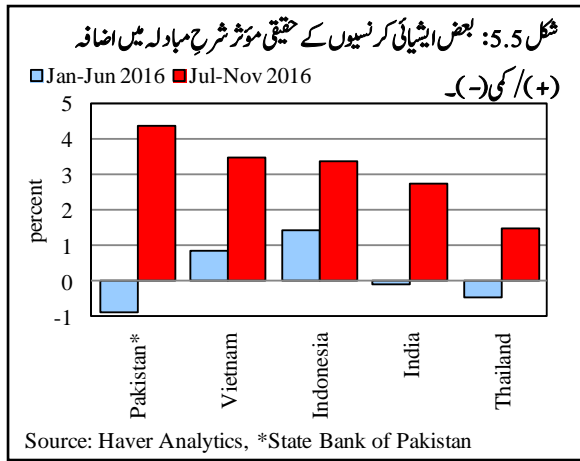
روپے کی قدر میں 13.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اس کی قدر میں 4.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی عالمی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ سے کئی کرنسیوں کے مقابلے میں محفوظ سمجھی جانے والی کرنسی (جاپانی ین) کی قدر کو مضبوط بنانے میں مدد ملی۔

اسی مدت کے دوران دواہم واقعات کی وجہ سے امریکی ڈالر کو خاصا فائدہ پہنچا: (الف) نومبر 2016ء میں امریکی صدارتی انتخابات نے ان توقعات پر ڈالر کی قیمت میں اضافہ کر دیا تھا کہ نو منتخب صدارتی انتظامیہ مالیاتی تحریک کے ذریعے ملکی معاشی نمو میں اضافہ کر سکتی ہے

²² خصوصاً پاکستان اسٹاک ایکسچینج (p/e) کا ایم ایس سی آئی ایمرجنگ مارکیٹس انڈیکس جو سال 2016ء کے آغاز پر 6.1 فیصد تھا، سال کے آخر میں کم ہو کر 2.6 فیصد تک پہنچ گیا۔

اور (ب) دسمبر 2016ء میں فیڈرل ریزرو کی جانب سے نرخوں میں اضافے سے ان فوائد کو مزید تقویت حاصل ہوئی اور یورو اور جاپانی ین جیسی ترقی یافتہ ممالک کی کرنسیوں کی قدر کم ہو گئی۔²³

حقیقی لحاظ سے ایشیائی کرنسیاں سال 2016ء کی پہلی ششماہی میں قدرے مستحکم رہیں تاہم جولائی 2016ء سے ان کی قدر میں اضافہ شروع ہو گیا؛ اور پاکستانی روپے کو بھی ایسی ہی صورت حال کا سامنا تھا (شکل 5.5)۔ سال 2016ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے دوران قدر



میں 0.9 فیصد کمی کے بعد جولائی تا نومبر 2016ء میں حقیقی لحاظ سے روپے کی قدر میں 4.4 فیصد اضافہ ہو گیا۔ ویت نام، انڈونیشیا، بھارت اور تھائی لینڈ جیسی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں میں بھی اس مدت کے دوران حقیقی لحاظ سے اضافہ ہوا ہے۔

5.5 تجارتی کھاتہ²⁴

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی

خسارہ 21.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا کیونکہ درآمدات میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا اور برآمدات میں سست رفتاری جاری رہی۔ درآمدات میں اضافے کا اہم سبب مشینری اور پیٹرولیم درآمدات میں اضافہ تھا: مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی درآمدات کو بڑھانے والا اہم عامل مشینری تھا جبکہ دوسری سہ ماہی کی درآمدات بڑھانے میں پیٹرولیم مصنوعات نے خاصا اہم کردار ادا کیا (جدول 5.3)۔ بنیادی طور پر درآمدات میں مشینری، برقی مشینری، توانائی سے متعلق مصنوعات، ایلومینیم کی بھرت جیسی اشیائے سرمایہ کے بڑھتے ہوئے حصے سے ملکی درآمدات کے اجزائے ترکیبی میں نموپر مبنی تبدیلی کی عکاسی ہوتی ہے۔ بجلی، انفراسٹرکچر اور تعمیرات میں بھاری سرمایہ کاری سے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا بلکہ ملک میں توانائی کی قلت پر قابو پانے میں بھی مدد ملے گی۔

²³ ڈالر کا اشاریہ (جس میں دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی مضبوطی کی پیمائش کی جاتی ہے) دسمبر 2016ء میں 14 برسوں کی بلند ترین سطح 103 پر پہنچ گیا۔

²⁴ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ کسٹم کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں دی گئی معلومات ادا انگلیوں کے ڈیٹا کے اندراج سے مماثلت نہیں رکھتی، جنہیں سیکشن 5.1 میں دیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے ان دو سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے براہ مہربانی دیکھیے ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.3: بیرونی تجارت					برآمدات
ارب ڈالر					
تجارتی خسارہ	برآمدات	برآمدات	م س 16ء	م س 17ء	مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران
5.5	10.6	5.1	م س 16ء	پہلی سہ ماہی	برآمدات میں 3.9 فیصد (مالی سال 16ء کی پہلی
7.0	11.7	4.7	م س 17ء	دوسری سہ ماہی	ششماہی میں 14.5 فیصد کی کے مقابلے میں) کی
6.4	11.6	5.2	م س 16ء	پہلی ششماہی	کاسب پہلی سہ ماہی میں ہونے والی 9.3 فیصد کی
7.5	12.7	5.2	م س 17ء	فیصد نمو	تھی۔ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں
11.9	22.2	10.3	م س 16ء	پہلی سہ ماہی	برآمدات میں 1.6 فیصد نمو ہوئی کیونکہ بعض
14.5	24.4	9.9	م س 17ء	دوسری سہ ماہی	ٹیکسٹائل مصنوعات کی بین الاقوامی قیمتوں میں
					بحالی اور یورپی یونین میں پاکستانی ٹیکسٹائلز کی طلب
					بڑھنے سے سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات
					میں 3.4 فیصد اضافہ ہو گیا تھا۔ ٹیکسٹائل برآمدات

ماخذ: پاکستان دفتر تجارت

کے جن اجزاء کی طلب میں اضافہ ہوا ان میں تیار ملبوسات اور بستری چادریں شامل ہیں۔ مزید برآں، مچھلی، پھلوں، مسالہ جات، تمباکو، پلاسٹک اور نیفتھا وغیرہ جیسے غیر روایتی اجزاء کی برآمدات بھی بڑھ گئیں۔

ٹیکسٹائل

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات 1.7 فیصد کی کے ساتھ 6.2 ارب ڈالر پر آگئیں (گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.1 فیصد کی ہوئی تھی)۔ یہ کی زیادہ تر مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھی گئی کیونکہ دوسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل کی ترسیل بحال ہو گئی تھی۔ کم اور بلند قدر اضافی دونوں زمروں کی برآمدات کا بڑھنا خوش آئند ہے (جدول 5.4)۔

مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں 13.6 فیصد کے قابل ذکر اضافے نے ممکنہ طور پر کپاس اور سوئی دھاگے کی برآمدات کو بالترتیب 14.3 فیصد اور 9.2 فیصد تک بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔ تیار ملبوسات جیسے اجزاء کی برآمدات کی برآمدی قدروں کو قیمت میں اضافے کے ساتھ ساتھ بلند مقدار سے بھی فائدہ پہنچا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

جدول 5.4: ٹیکسٹائل برآمدات ملین ڈالر								
مالیت				فیصد نمو				
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
م س 16ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 17ء	م س 17ء
3,220.8	3,039.0	3,018.3	3,136.1	-6.3	3.2	-9.1	-1.7	پہلی سہ ماہی
55.5	16.1	17.5	18.4	-68.5	14.3	-37.0	-49.9	پہلی سہ ماہی
383.0	318.2	307.0	347.5	-19.9	9.2	-29.3	-6.7	پہلی سہ ماہی
561.0	549.4	547.6	502.8	-2.4	-8.5	-10.2	-5.4	پہلی سہ ماہی
132.6	155.2	131.3	141.8	-1.0	-8.7	-15.4	-5.1	پہلی سہ ماہی
75.7	72.3	39.7	60.6	-47.6	-16.1	-21.8	-32.2	پہلی سہ ماہی
630.4	561.1	592.3	592.0	-6.0	5.5	-3.7	-0.6	پہلی سہ ماہی
514.4	482.7	528.9	527.7	2.8	9.3	-7.1	6.0	پہلی سہ ماہی
214.5	190.6	178.6	201.4	-16.7	5.6	6.4	-6.2	پہلی سہ ماہی
506.1	534.0	524.4	575.3	3.6	7.7	3.4	5.7	پہلی سہ ماہی
147.7	159.4	151.1	168.7	2.3	5.9	-2.5	4.2	پہلی سہ ماہی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

خاص طور پر یورپی یونین کی اہم منڈی میں پاکستان کی کارکردگی قابل ذکر ہے۔ ملک یورپی بلاک کو تیار ملبوسات، نٹ ویئر اور بستری کی چادریں برآمد کرتا ہے، جن کا ملک کی ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء میں یورپی یونین کی ملبوسات کی مجموعی درآمدات میں کمی واقع ہوئی لیکن پاکستان ان چند ممالک میں شامل تھا جن کی یورپی یونین کو ٹیکسٹائل برآمدات بڑھی ہیں۔ درحقیقت پاکستان (بنگلہ دیش اور ویت نام کے ساتھ) اس مدت میں یورپی یونین کی ٹیکسٹائل مارکیٹ میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہا ہے (جدول 5.5 اور 5.6)۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بعض پاکستانی برآمد کنندگان جی ایس پی پلس اسکیم کے تحت، دیگر منڈیوں کو رسد کی فراہمی منقطع کیے بغیر یورپین یونین کی مارکیٹ تک حاصل ڈیوٹی فری رسائی کو مؤثر انداز میں استعمال کر رہے ہیں۔

تاہم امریکی منڈی میں بے یقینی کی کیفیت برقرار ہے اور اس مدت میں ملک کی مجموعی کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل درآمدات میں کمی دیکھی گئی۔²⁵ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ کو پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں مالیت اور مقدار دونوں لحاظ سے کمی واقع ہوئی۔²⁶

²⁵ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی امریکی درآمدات میں مقدار کے لحاظ سے 0.7 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 9.0 فیصد کمی واقع ہوئی (ماخذ: دفتر برائے ٹیکسٹائل و ملبوسات، امریکی محکمہ برائے کامرس)۔ مزید برآں، جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران امریکہ کی مجموعی درآمدات میں 0.3 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.5: اہم ممالک سے یورپی یونین کی کپڑوں کی درآمدات					
ملین ڈالر					
مالیت		فیصد نمو		فیصد حصہ	
م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
چین	19,147	17,665	-13.4	40.2	38.0
بنگلہ دیش	7,527	8,041	4.3	15.8	17.3
بھارت	2,480	2,413	-7.8	5.2	5.2
ویت نام	1,767	1,789	5.0	3.7	3.8
پاکستان	1,289	1,365	4.4	2.7	2.9
کل	47,618	46,484	-7.6	100.0	100.0

ماخذ: یورواسٹیٹ

کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں حالیہ بحالی کے باعث پاکستانی برآمد کنندگان کے پاس یہ اچھا موقع ہے کہ وہ اپنے آپریشنز میں بہتری کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل مشینری کی 17 لاکھ سے زائد کو زیادہ جاذب لاگت بنا کر اپنی آمدنی بڑھائیں۔ اس پس منظر میں مالی سال درآمد ایک خوش آئند علامت ہے۔ مزید برآں، حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی ٹیکس (بشمول ایف او بی مالیتوں پر رری بیٹ میں اضافہ) سے برآمد کنندگان کو درپیش نقد رقوم کے مسائل میں کمی آئی چاہیے۔ کپاس، انسانی ساختہ مصنوعی ریشہ (پولی ایسٹر کے بجائے) اور ٹیکسٹائل مشینری پر عائد سٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس میں نرمی سے درآمدی خام مال پر انحصار کرنے والے ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کو کچھ ریلیف مل سکتا ہے۔

جدول 5.6: اہم ممالک سے یورپی یونین کی گھریلو ٹیکسٹائل برآمدات (جولائی تا دسمبر)					
ملین ڈالر					
مالیت		فیصد نمو		فیصد حصہ	
مالی سال 16ء	مالی سال 17ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
چین	2,137	2,122	-7.0	41.0	40.4
بنگلہ دیش	176	183	-17.4	3.4	3.5
بھارت	596	585	-10.5	11.4	11.1
ویت نام	111	118	-10.5	2.1	2.3
پاکستان	813	865	-5.5	15.6	16.5
کل	5,210	5,250	-8.3	100.0	100.0

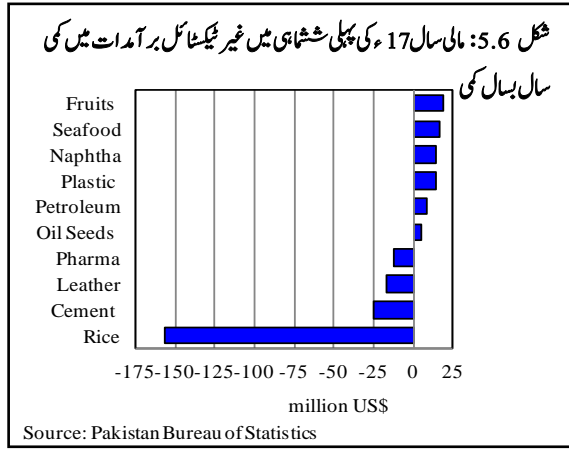
ماخذ: یورواسٹیٹ

²⁶ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران امریکی منڈی کو پاکستان کی ٹیکسٹائل اور کپڑے کی برآمدات میں مقدار کے لحاظ سے 8.8 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 10.7 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: دفتر برائے ٹیکسٹائل و بلوسات، امریکی محکمہ برائے کامرس)۔

غیر ٹیکسٹائل اجزا

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکسٹائل اجزا میں سی فوڈ، پھل، نیفتھا اور دیگر پیٹرو لیوم مصنوعات اور پلاسٹک کی برآمدات میں اضافہ ہوا جبکہ اس مدت میں چاول (باسمتی وغیرہ باسمتی دونوں)، سینٹ، چمڑا اور دواسازی جیسی اہم مصنوعات کی ترسیل میں کمی آگئی (شکل 5.6)۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں مچھلیوں اور مچھلی کی مصنوعات کی برآمدات 10.3 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 183.5



ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 166.3 ملین ڈالر تھیں۔ اس نمو کی وجوہات یہ ہیں:

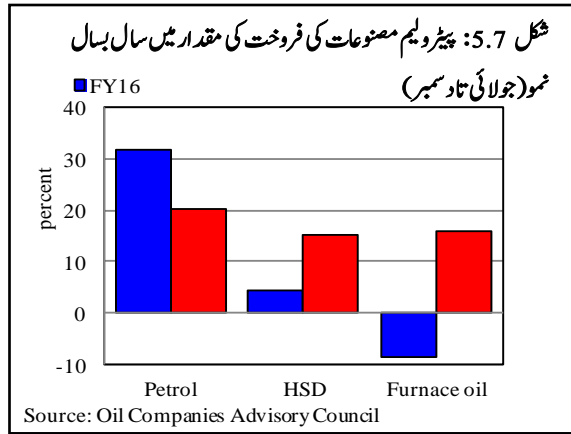
(i) چین، ملائیشیا اور متحدہ عرب امارات کو ترسیل میں اضافہ اور (ii) سامن، کیکڑے، جھینگے اور قیرمانی (squid) کی برآمدات کے حجم میں نمایاں اضافہ۔ اس مدت میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے مقامی ریفائنریوں کے لیے نیفتھا اور دیگر پیٹرو لیوم مصنوعات کی برآمدات کو قابل عمل بنا دیا۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم برآمدی اجزا میں سے باسمتی وغیرہ باسمتی چاول دونوں اقسام کی ترسیل میں 18.0 فیصد کمی آئی۔ اس سے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور فلپائن جیسی اہم منڈیوں کی طلب میں تبدیلی کی عکاسی ہوتی ہے، جو پاکستانی چاول کے بجائے اسے دیگر ممالک سے درآمد کر رہے ہیں۔ ایک اور اہم عامل افریقہ میں چاول کی مسلسل دوسری اچھی فصل تھی جو اس خطے سے درآمدی طلب کو محدود کرنے کا باعث بنی۔

سینٹ کی برآمدات میں کمی کاربحان جاری رہا اور مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والی 14.4 فیصد کمی میں بیشتر حصہ جنوبی افریقہ اور افغانستان کی دو منڈیوں میں طلب کے گھٹنے کا تھا۔ بھارت کی جانب سے پاکستانی سینٹ کی مضبوط طلب کا تسلسل اطمینان بخش ہے کیونکہ اس سے دونوں اہم منڈیوں میں ہونے والی کمی کی جزوی تلافی ہو گئی تھی۔²⁷

درآمدات

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کی درآمدات میں 9.9 فیصد نمو ہوئی جس میں بڑا حصہ مشینری اور پیٹرولیم مصنوعات کا تھا جس کے بعد غذا، ٹرانسپورٹ اور دھاتوں کا نمبر آتا ہے (جدول 5.7)۔



پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں اضافہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کی پیٹرولیم درآمدات میں 11.5 فیصد نمو ہوئی۔ اس اضافے کا اہم سبب فرنس آئل اور ہائی اسپید ڈیزل کی درآمدات کا بلند حجم تھا، جس کا سبب بجلی اور ٹرانسپورٹ کے شعبے میں طلب کی بلند سطح تھی۔ بجلی کے جزیروں کی بڑھتی ہوئی طلب نے بھی ہائی اسپید ڈیزل کی طلب بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔²⁸

یاد رہے کہ اعلیٰ معیار کے حامل پیٹرول (92 RON) کے استعمال کی پالیسی پر منتقلی بھی پیٹرول کی بلند درآمدات کا باعث بنی (شکل 5.7) جبکہ مقامی ریفائنریاں اپنے موجودہ سیٹ اپ کو اپ گریڈ کرنے میں مصروف رہیں تاکہ عبوری مدت میں نئی مصنوعات کے معیارات کو اختیار کیا جاسکے۔ اس کے نتیجے میں اس مدت کے دوران خام تیل کی درآمدات اور پیٹرولیم مصنوعات کی مقامی پیداوار میں بھی کمی آگئی (باب 2)۔

²⁷ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران افغانستان اور افریقی ممالک (زیادہ تر جنوبی افریقہ کو) کو سینٹ کی برآمدی مقدار میں مجموعی طور پر 402,000 میٹرک ٹن کمی ہوئی، جبکہ اسی مدت میں بھارت کو ترسیل میں 295,000 میٹرک ٹن کا اضافہ ہو گیا (ماخذ: آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن)۔
²⁸ جولائی تا اکتوبر مالی سال 17ء کے دوران (دستیاب تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق) ملک نے مختلف گنجائش رکھنے والے 15,250 ڈیزل کے جزیروں درآمد کیے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6,995 یونٹس درآمد ہوئے تھے۔

معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے باعث مشینری اور ٹرانسپورٹ کی درآمدات بڑھ گئیں

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی تعمیرات میں تیزی، انفراسٹرکچر کے میگا منصوبوں پر پیش رفت اور سی پیک سے متعلق اقتصادی سرگرمیاں مشینری اور کمرشل گاڑیوں کی طلب کو بڑھانے کا باعث بنیں۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشینری کی

درآمدات 40.9 فیصد کے خاصے اضافے سے بڑھ کر 5.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو کہ مجموعی درآمدی بل کا تقریباً 23.2

فیصد بنتا ہے۔ چھ مہینوں کے دوران

درآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے

میں مشینری کے اجزا کا بڑا حصہ تھا جو اس کا

73.3 فیصد بنتا ہے۔ مشینری میں بجلی کی

پیداوار، ٹیکسٹائل اور تعمیرات سے متعلق

مشینری کی درآمدات میں اس مدت کے

دوران اضافہ دیکھا گیا جبکہ ٹیلی کام آلات

میں کمی دیکھی گئی (جدول 5.7)۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے

غذائی اشیاء کی درآمدات بڑھ گئیں

غذائی اجزاء، خصوصاً پام آئل، کی عالمی

قیمتوں میں نمایاں بحالی غذائی درآمدات کا

بل بڑھانے کا باعث بنی۔ مالی سال 17ء کی

پہلی ششماہی کے دوران پام آئل کی اوسط عالمی قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 28.1 فیصد زیادہ تھیں۔²⁹ مالی سال 17ء

کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان کی پام آئل کی درآمدات میں 29.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 17.8 فیصد

تک کم ہوئی تھیں۔ پست ملکی پیداوار نے ادراک، ٹماٹر اور دیگر سبزیوں (جو ”دیگر غذائی اجزاء“ کے زمرے میں شامل ہیں) جیسی بعض

جدول 5.7: اہم زمروں کی درآمد (جولائی تا دسمبر)					
ملین ڈالر					
مالیت	فیصد نمو	م 15ء	م 16ء	م 17ء	م 17ء
غذائی گروپ		2,810.1	2,626.6	2,865.1	9.1
پام آئل		953.4	829.9	843.7	-12.9
دالیں		187.2	268.8	371.2	43.6
دیگر		1,669.5	1,527.9	1,650.3	-8.5
مشینری گروپ		3,644.0	4,023.5	5,669.2	10.4
بجلی کی پیداوار		658.1	790.2	1,680.4	20.1
ٹیکسٹائل		211.8	232.4	258.8	9.7
تعمیرات		132.5	161.9	250.7	22.2
برقی		594.3	892.4	959.7	50.2
دیگر		2,047	1,946.7	2,519.7	-4.9
ٹرانسپورٹ گروپ		1,290.5	1,322.3	1,406.9	2.5
بیٹرولیم گروپ		6,946.9	4,488.6	5,002.7	-35.4
بیٹرولیم کی پیداوار		4,304.8	2,704.4	3,205.7	-37.2
خام تیل		2,642.1	1,476.2	1,165.6	-44.1
ایل این جی		-	228.1	511.7	124.4
ٹیکسٹائل گروپ		1,249.3	1,558.1	1,364.4	24.7
زرعی و بیجیل گروپ		3,842.4	3,768.3	3,594.3	-1.9
دھاتی گروپ		1,798.3	1,906.8	1,960.3	6.0
متفرق		2,563.6	2,467.9	2,489.0	-3.7
مجموعی درآمدات		24,145.1	22,162.1	24,351.9	-8.2

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²⁹ ماخذ: عالمی بینک۔

تلف پذیر اجناس کی درآمد بڑھانے پر مجبور کر دیا تھا۔ تاہم چائے کو استثناء حاصل ہے کیونکہ اس کی درآمدات میں ہونے والی کمی کا، ہم سبب اس کی کم بین الاقوامی قیمتیں تھیں؛ اس مدت کے دوران چائے کی درآمدی مقدار میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔